بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | منگل ۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ | ۱۴ احسان ۱۳۶۲ ہش | ۱۴ جون ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی دُعا کی درخواست

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رقم فرماتی ہیں :-

"میری بھتیجی امۃ الحمید سلمہا بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جو مکرم نواب محمد احمد خان مرحوم کی بیگم ہیں کئی دنوں سے بیمار ہیں اور کراچی ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب حالت بہت تشویشناک ہو گئی ہے۔ نیم بیہوشی کی حالت طاری ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت دے اور جملہ عوارض سے نجات دیکر کامل شفایابی سے نوازے آمین"۔

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کے دوران انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری

ضروری اعلان برائے معتکفات

امسال مسجد مبارک میں ۱۲ خواتین کو اعتکاف بیٹھنے کی اجازت ہوگی۔ جو خواتین اعتکاف کا ارادہ رکھتی ہیں وہ جلد سے جلد دفتر مرکزیہ میں اطلاع دیں۔ درخواست پر آپ اپنا مکمل پتہ نوٹ کریں نیز یہ بھی لکھیں کہ گزشتہ سالوں میں کس کس سن میں آپ اعتکاف بیٹھ چکی ہیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اِرْشَادَاتِ عَالِیَہ سَیِّدنا حَضْرَتِ مَسِیْحِ مَوْعُوْد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام:

کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے

ماہِ رمضان تنویرِ قلب کے لیے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اسمیں مکاشفات ہوتے ہیں

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں، روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۹)

"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لیے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

"..... روزے کی عبادت ..... افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں وہ اندھے ہیں اور خدا تعالےٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اسکی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گزرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہرِ الٰہی کا نازل کرنا ہے مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں"۔

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰-۲۱)

مکرم شیخ عبدالواحد صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ فجی کی قرارداد

• مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مرحوم ایک لمبا عرصہ تک مختلف ممالک میں تبلیغ حق کا فریضہ سرانجام دیتے رہے پچھلے دنوں آپکی وفات مرکز سلسلہ میں ہوئی۔

آپ ایک عرصہ تک فجی میں بھی احمدیت کے مبلغ رہے۔ فجی کی جماعت نے آپ کی وفات پر جو قرارداد منظور کی وہ درج ذیل ہے۔

"مولانا مرحوم جماعت ہائے احمدیہ جزائر فجی کے پہلے مبلغ تھے۔ ۱۹۶۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم پر فجی تشریف لائے اور دعا پیار و محبت و اخلاق حسنہ سے احمدیت کی داغ بیل ڈالی سینکڑوں احمدیوں نے ان کے ذریعہ خلافت کے نظام کو قبول کیا۔ آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کی قائم کردہ جماعتیں عظیم الشان پھل دے رہی ہیں اور فجی کے ہر ممبر کے دل میں ان کی یاد تازہ ہے۔ ممبران جماعت ہائے احمدیہ جزائر

(باقی صفحہ پر)

مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب سابق مبلغ سری لنکا، مارشس، سیرالیون تحریک جدید کو ارمئی ۸۶ ربوہ کے عقدِ ثانی بہمراہ مکرمہ نجم النساء صاحبہ بنت مکرم میاں عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم آف بھیرہ کا اعلان مکرم حبیب الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مسجد احمدیہ نور راولپنڈی میں مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۸۳ء بعد نماز جمعہ فرمایا۔ تقریب رخصتانہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب آڈیٹر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے مکان پر منعقد ہوئی۔ مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے دعا کروائی۔

مورخہ ۱۵ مئی کو مکرم مولوی اسماعیل منیر صاحب نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ منعقد کی۔ اس موقعہ پر مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

۱۴ احسان ۱۳۶۲ ہش

رمضان المبارک کی عظیم الشان برکات

کا

اصل اور حقیقی راز

رمضان کا مقدس مہینہ بے انداز رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کو اپنے اندر لئے پھر شروع ہو چکا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر یہ انمول موقع عطا فرمایا ہے کہ ہم اس ماہِ مقدس کے روزے رکھ کر اور اس کی جملہ دیگر عبادات بجا لا کر اللہ تعالیٰ کی بے انداز رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کے مورد بنیں۔

اس کی غیر معمولی رحمتوں اور برکتوں میں سے چند یہ ہیں:۔ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا ہی نہیں بلکہ انتہائی قرب یعنی اس کی دائمی معیت کا اہل بناتا ہے، اس کی دوستی کے خصوصی شرف سے مشرف ہونے کی اہلیت ہمارے اندر پیدا کرتا ہے، اس ارحم الراحمین کی محبت کا ہمیں سزاوار بناتا ہے، دین و دنیا کی حقیقی کامیابیاں ہمارے لئے مقدر کرتا ہے اور بہترین انجام کی بشارتوں سے ہمیں نوازتا ہے۔

رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کی یہ سب بشارتیں ماہ رمضان کی اس علت غائی میں مضمر ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت کے ضمن میں بطور خاص ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس علتِ غائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۸۴)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم تقویٰ کے وصف سے متصف ہو۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں اور اس کی دیگر مخصوص عبادات کی علتِ غائی اس امر کو قرار دیا ہے کہ مومنوں میں تقویٰ پیدا ہو اور تقویٰ ہی وہ بنیادی وصف ہے جس سے متصف ہونے کے نتیجہ میں ایک مومن اللہ تعالیٰ کا مقرب بنتا اور اس کی دائمی معیت سے سرفراز ہوتا ہے۔ جہاں تک رمضان کے روزوں کے نتیجہ میں قربِ الٰہی میسر آنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا ذکر کرنے کے معاً بعد فرمایا ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

(البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تُو جواب دے کہ) میں (ان کے) قریب ہی ہوں (ثبوت اس کا یہ ہے کہ) جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو اس کی دعا کو میں قبول کرتا ہوں۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو رمضان کے روزے ان کی پوری شرائط کے ساتھ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب سے نوازتا ہے اور اس قرب کے ثبوت کے طور پر وہ ان کی دعائیں بطور خاص قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قرب اور قرب کی علامت کے طور پر دعاؤں کی قبولیت کا یہ انعام روزے رکھنے والے مومنوں کو اس لئے ملتا ہے کہ روزوں کا رکھنا انہیں تقویٰ کے وصف سے متصف کر دیتا ہے اور تقویٰ وہ بنیادی

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

رمضان کی برکات

مقام اک راہِ الفت میں بڑا آسان آیا ہے

مبارک ہو، مرے پیارو، کہ پھر رمضان آیا ہے
عطا و عفو کا لے کر نیا سامان آیا ہے

ہلالِ ماہِ رمضاں مژدۂ لطف و کرم لے کر
بصد شوکت، بصد عزّ و وقار و شان آیا ہے

دریچے ہو گئے ہیں وا خدا کی رحمتوں کے سب
کہ ماہِ رحمت و انعام اور غفران آیا ہے

ہیں دن جس کے مُبارک اور بابرکات ہیں راتیں
اور اُترا آسماں سے جس میں تھا قرآن آیا ہے

فضائل خود بیاں فرمائے ہیں جس ماہ کے حق نے
بحمد اللہ باصد اہتمام و شان آیا ہے

ہے شاداں ہر غلامِ سرور و سردارِ دو عالم
کہ اُن کے ہر اَلَمْ ہر درد کا درمان آیا ہے

ہر روزہ فرض ہر بالغ مسلماں مرد و عورت پر
خدا کا مومنوں کے نام یہ فرمان آیا ہے

اگر پوچھے کوئی لکھا کہاں ہے یہ، اُسے کہہ دو
کہ لے کر حکم یہ افلاک سے قرآن آیا ہے

تھے واجب ہم سے پہلی اُمّتوں پر جس طرح روزے
اُسی منہاج پر اے مومنو رمضان آیا ہے

فلک پر تیس دن انوار ہی انوار برسیں گے
برائے اہلِ حق اللہ کا یہ فیضان آیا ہے

شفاعت حق سے خود روزہ کریگا روزہ داروں کی
حدیثوں میں شہہِ بطحا کا یہ فرمان آیا ہے

زہے قسمت کہ اپنے حُسن کی جلوہ نمائی کو
سرِ بامِ فلک خود حق ربِ انس و جان آیا ہے

اُٹھو اے سالکو! منزل کو پانے کیلئے دوڑو
مقام اِک راہِ اُلفت میں بڑا آسان آیا ہے

مرے صدیق مت گھبرا تو اپنے درد و غم سے
ترے دُکھ درد کے درماں کا بھی سامان آیا ہے

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسائل رمضان

مکرم عبدالماجد صاحب طاہر۔ رکن دارالافتاء ربوہ

نوٹ

یہ مضمون مفتی سلسلہ کے مشورہ سے تیار کیا گیا ہے

قسط اوّل

سوال نمبر ۱

طلوع ہلال اور اتحاد افق

اگر کسی ملک میں ۲۹ تاریخ کو مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے اور کسی اور ملک کے ریڈیو پر اطلاع مل جائے تو کیا اوّل الذکر ملک کے لوگ اس رؤیت کی اتباع کر سکتے ہیں

جواب

اگر افق میں اتحاد ہو تو ایک علاقہ کے لوگ دوسرے علاقہ کی رؤیت پر روزہ افطار کر سکتے ہیں اور عید منا سکتے ہیں۔ رمضان کے شروع ہونے کا بھی یہی حکم ہے دور کے ممالک جنکا افق یعنی مطلع ایک نہیں اس حکم کے ماتحت نہیں آتے اس طرح بعض اوقات حکومتوں کا اختلاف بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ جیسا کہ آگے ذکر آتا ہے

علامہ ابن رشد اپنی مشہور کتاب "بدایۃ المجتہد" میں لکھتے ہیں:۔

"ھَلْ یَجِبُ عَلٰی اَھْلِ بَلَدٍ مَا اِذَا لَمْ یَرَوْہُ اَنْ یَاْخُذُوا فِیْ ذٰلِکَ بِرُؤْیَۃِ بَلَدٍ اٰخَرَ اَمْ لِکُلِّ بَلَدٍ رُؤْیَۃٌ فِیْہِ خِلَافٌ"

(بدایۃ المجتہد الجزء الاوّل ص۱۹۵)

یعنی کیا ضروری ہے کہ اگر ایک علاقہ میں چاند دیکھا گیا ہو تو دوسرے علاقہ والے جنہوں نے چاند نہیں دیکھا اس علاقہ کے لوگوں پر اعتبار کر کے ان کی پیروی کریں یا یہ ضروری نہیں؟

اس سوال کے مختلف جواب دیئے گئے ہیں امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک اگر افق ایک ہے تو پیروی ضروری ہے اور اہل مدینہ کی روایت کے مطابق امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ وحدتِ افق کی صورت میں بھی پیروی ضروری نہیں ہاں اگر اس علاقہ کی مسلمان حکومت ان کی رؤیت کے مطابق فیصلہ کرے اور اتباع کا حکم دے تو پھر پیروی کرنی چاہیئے۔

اگر دونوں علاقے بہت دور دور واقع ہوں اس طرح کہ دونوں کے مطالع بکلّی مختلف ہوں جیسے حجاز اور اندلس کے مطلع افق میں فرق ہے تو پھر ایک علاقہ کے لوگوں کا چاند دیکھنا دوسرے علاقہ والوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اسکی پیروی ضروری ہے۔

"عن کریب ان ام الفضل بنت الحارث بعثہ اِلٰی معاویۃ بالشام قال فقدمت الشام فقضیت حاجتھا واستھل علی ھلال رمضان وانا بالشام فرأینا الھلال لیلۃ الجمعۃ ثم قدمت المدینۃ فی آخر الشھر فسألنی ابن عباسؓ ثم ذکر الھلال فقال متیٰ رأیتم الھلال فقلت رأیناہ لیلۃ الجمعۃ فقال انت رأیتہ لیلۃ الجمعۃ فقلت رآہ الناس وصاموا وصام معاویۃ فقال لکن رأیناہ لیلۃ السبت فلا نزل نصوم حتی نکمل ثلاثین یوماً او نراہ فقلتُ الا تکتفی برؤیۃ معاویۃ وصیامہ قال لا ھٰکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

(ابوداؤد، کتاب الصوم، باب اذا رؤی الھلال فی بلد قبل الآخرین بلیلۃ)

حضرت کریبؓ ایک دفعہ کسی کام کے لیے شام گئے وہاں انہوں نے جمعرات کو رمضان کا چاند دیکھا جب وہ مدینہ واپس آئے تو حضرت ابن عباسؓ نے ان سے پوچھا کہ کب چاند دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا جمعرات کو اور وہاں کے لوگوں نے اس کے مطابق روزے رکھے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم نے ہفتہ کی رات کو دیکھا تھا اور ہم اس کے مطابق اپنے روزے پورے کریں گے حضرت کریبؓ نے کہا کیا حاکم وقت حضرت معاویہؓ کا چاند دیکھنا آپ کے لیے کافی نہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور علیہ السّلام کا ایسا ہی حکم ہے۔

اس حدیث سے یہی واضح ہوتا ہے کہ دور کے ممالک اختلاف مطلع کی بنا پر ایک دوسرے کی رؤیت کے لازماً پابند نہیں ہیں۔ تاہم اگر دونوں علاقوں کے مطالع میں کوئی خاص فرق نہ ہو تو اتحاد افق کی وجہ سے ایک علاقہ کی رؤیت کا دوسرے علاقہ والوں کو اعتبار کرنا چاہیئے اور اسے تسلیم کر کے اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

بہر حال چاند دیکھنے کی جو خبر مصدقہ اور صحیح ہو خواہ ریڈیو کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کے نزدیک جائز العمل ہے۔

سوال نمبر ۲

رؤیت ہلال

ہوائی جہاز میں بیٹھ کر اوپر جانے والوں کو اگر رمضان یا عید کا چاند نظر آجائے۔ لیکن زمین پر ظاہری آنکھ سے کسی کو نظر نہ آئے تو کیا روزہ یا عید ہو جائے گی یا نہیں۔

جواب

اس طرح چاند دیکھنے کا شرعاً اعتبار نہیں کیونکہ یہ تکلّف ہے۔ چاند کا دیکھنا وہی معتبر ہے جو عام آنکھ سے بغیر کسی تکلّف یا سائنسی آلہ کی مدد کے دیکھا جائے۔

مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں ماہ رمضان کے روزہ کے لیے ایک معتبر آدمی کی گواہی کہ اسنے چاند دیکھا ہے جائز التسلیم ہوگی اور عید منانے کے لیے دو معتبر آدمیوں کی گواہی ضروری ہوگی۔ تاہم اس قسم کے معاملات میں جماعت مسلمین کے مرکزی نظام کو آخری فیصلہ کا اختیار حاصل ہے۔

سوال نمبر ۳

حدیث میں آتا ہے۔

"اَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ"

کہ چاند دیکھ کر روزہ افطار کیا کرو۔ کیا اگر چاند سورج ڈوبنے سے پہلے نظر آجائے تو روزہ افطار کر لینا چاہیئے؟

جواب

اس حدیث میں افطار کے معنے یہ ہیں کہ شوال کا چاند نظر آجائے خواہ سورج ڈوبنے سے پہلے دوپہر کے بعد نظر آئے تو لوگ اگلے دن عید الفطر منالیں اور روزہ نہ رکھیں یہ نہیں کہ چاند دیکھتے ہی روزہ کھول دیں۔

بالکل اسی طرح جس طرح "صوموا لرؤیتہ" کے معنی ہیں کہ چاند نظر آنے پر اگلے دن سے روزے رکھنے شروع کر دو یہ نہیں کہ جونہی چاند نظر آئے اسی وقت سے روزہ شروع کر دو کیونکہ روزہ کا وقت خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفلی طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔ اس سے کم وقت کا روزہ صحیح روزہ نہیں ہوگا۔

قرآن کریم کی آیت:

"ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ"

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت متواتر اسی حقیقت کو ثابت کرتی ہے رہا یہ خیال کہ سورج ڈوبنے سے پہلے جو چاند نظر آجاتا ہے وہ دراصل ایک دن پہلے کا ہے اور یہ دن گویا روزے کا ہے ہی نہیں تو اصولاً یہ خیال درست نہیں کیونکہ بعض صورتوں میں چاند پہلی کا ہوتے ہوئے بھی غروب آفتاب سے کچھ دیر قبل نظر آسکتا ہے۔ ہاں بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ اگر چاند اس دن دوپہر سے قبل نظر آجائے تو پھر چاند دیکھتے ہی روزہ توڑ دینا چاہیئے کیونکہ یہ دراصل یکم شوال یعنی عید کا دن ہوگا۔ ۲۹ یا ۳۰ رمضان کا دن نہ ہوگا۔

علامہ ابن رشد اپنی کتاب بدایۃ المجتہد میں رقمطراز ہیں:۔

"قال ابو یوسف من اصحاب ابی حنیفۃؒ والثوری وابن حبیب من اصحاب مالک اذا رؤی الھلال قبل الزوال فھو للیلۃ الماضیۃ وان رؤی بعد الزوال فھو للآتیۃ وروی الثوری انہ بلغ عمر بن الخطابؓ ان قوماً راؤا الھلال بعد الزوال فافطروا فکتب الیھم یومھم وقال اذا رأیتم الھلال نھاراً قبل الزوال فافطروا واذا رأیتموہ بعد الزوال فلا تفطروا"

(بدایۃ المجتہد الجزء الاوّل ص۱۹۵)

یعنی حنفیوں میں سے امام ابو یوسفؒ اور مالکیوں میں سے ابن حبیبؒ نیز امام ثوریؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر شوال کا چاند دوپہر سے پہلے نظر آجائے (گو عادۃً ایسا ممکن نہیں) تو روزہ فوراً توڑ دینا چاہیئے کیونکہ یہ چاند آنے والی رات کا نہیں بلکہ گزشتہ رات کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک علاقہ کے لوگوں نے دوپہر کے بعد چاند دیکھا اور اسی وقت روزے کھول لیے۔ حضرت عمرؓ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے تنبیہ فرمائی اور لکھا کہ اگر چاند دوپہر سے پہلے دیکھا جائے تو پھر روزہ توڑ دینا چاہیئے لیکن اگر دوپہر کے بعد نظر آئے تو پھر روزہ مکمل کرنا چاہیئے اور غروب آفتاب کے بعد کھولنا چاہیئے:۔

سوال نمبر ۴۔ اسلامی روزہ کا طریق و صورت کیا ہے

جواب:۔ حضرت مصلح موعود اسلامی روزہ کے طریق اور صورت کو اس طرح واضح فرماتے ہیں:

"اسلام میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے..... روزہ کی یہ صورت ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے نہ کم نہ زیادہ اور مخصوص تعلقات کیطرف توجہ کرے۔ پو پھٹنے سے پہلے وہ کھانا کھالے تاکہ اس کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے اور غروب آفتاب پر روزہ افطار کر دے۔ (تفسیر کبیر بقرہ ص۳۷۳ - ۳۷۴)

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے۔

(بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داعی الی اللہ کا طریق کار

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو داعی الی اللہ بننے کی خاص تلقین فرمائی ہے حضور کا یہ ارشاد موجودہ زمانہ میں بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ دنیا اس وقت تباہی کی طرف مسلسل بڑھ رہی ہے۔ لوگ اپنے خالق و مالک سے منہ موڑ لینے کی وجہ سے گمراہی اور بے راہ روی میں پڑ کر بے چینی اور بے قراری کی زندگی گزار رہے ہیں انہیں سکون و قرار تبھی میسر آسکتا ہے جب وہ خدا کی طرف واپس لوٹیں اور اس کے دامن کو تھام کر صحیح اسلامی طریق کے مطابق زندگی گزاریں۔ ان حالات میں خلق اللہ کی ہمدردی اور خیر خواہی احباب جماعت سے تقاضا کرتی ہے کہ یقین اور قرار کی جس نعمت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نوازا ہے وہ داعی الی اللہ بن کر یہ نعمت اپنے بھائیوں تک بھی پہنچائیں۔ داعی الی اللہ بننے کے لئے جس حکمت اور طریق کار کی ضرورت ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اسکی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے لوگ گو مالی امداد میں تو کچھ فرق نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ تو ہر امر میں آزمانا چاہتا ہے اب تلوار کی بجائے گالیاں کھا کر صبر کرنا چاہیئے کہ بڑی نرمی اور خوش خلقی سے لوگوں پر اپنے خیالات ظاہر کئے جاویں بہ نسبت شہروں کے دیہات کے لوگوں میں سادگی بہت ہے اور ہمارے دعویٰ سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اگر اُن کو نرمی سے سمجھایا جاوے تو امید ہے کہ سمجھ لیں گے۔ جلسوں کی بھی ضرورت نہیں اور نہ ہی بازاروں میں کھڑے ہو کر لیکچر دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس طرح سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ ایک ایک فرد سے علیحدہ علیحدہ مل کر اپنے قصے بیان کئے جاویں۔ جلسوں میں تو ہار جیت کا خیال ہو جاتا ہے چاہیئے کہ دوستانہ طور پر شریفوں سے ملاقات کرتے رہیں اور رفتہ رفتہ موقعہ پا کر اپنا قصہ سنا دیا۔ بحث کا طریق اچھا نہیں بلکہ ایک ایک فرد سے اپنا حال بیان کیا اور بڑی آہستگی اور نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی۔ پھر تم دیکھو گے کہ بہت سے آدمی ایسے بھی نکلیں گے جو کہیں گے کہ ہم پر تو ان مولویوں نے اصلیت ظاہر ہی نہیں ہونے دی۔ چاہیئے کہ جس شخص میں حلم اور رشد کا مادہ دیکھا اُسی کو اپنا قصہ بتا دیا اور فرداً فرداً واقفیت بڑھاتے رہے یہ نہیں کہ سب کے سب ظالم طبع شریر ہوتے ہیں بلکہ شریف اور مخلص بھی انہیں میں چھپے ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱۷)

ہم سب کا فرض ہے کہ حضرت اقدس کے ان ارشادات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پوری کوشش کریں کہ ہم اللہ کی نظر میں داعی الی اللہ قرار پائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری مساعی کو بابرکت بنائے آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

مکھیاں

آپ کی دشمن ہیں آپ انہیں مارتے کیوں نہیں؟

بچو! آپ کو اپنے گھر میں بے شمار مکھیوں سے واسطہ پڑتا ہوگا جو آپ کو تنگ کرتی رہتی ہیں اور آپ کے کھانے پینے کی چیزوں پر جراثیم لگا دیتی ہیں اور پھر آپ کو بیمار اور کمزور کر دیتی ہیں۔ ان مکھیوں کو آپ آسانی کے ساتھ مار سکتے ہیں۔ ان کو مارنے کے لئے بازار سے پلاسٹک کا ایک سستا سا مکھی مار (FLY BEATOR) ملتا ہے جس کی مدد سے آپ مکھیاں مار سکتے ہیں۔ بازار سے خرید کر اسے اپنے پاس رکھیں اور اپنے والدین سے کہیں کہ وہ آپ کو خرید دیں یا آپ خود ہی اپنے جیب خرچ سے بازار جا کر خرید لیں۔ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں مکھی اور مچھر سے نجات حاصل کرنے کی تلقین کی ہے اور مکھی اور مچھر کو ختم کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے آپ بھی اس کمیٹی سے تعاون کریں اور اپنے پیارے امام کی اس خواہش کو پورا کریں۔ اگر آپ محنت اور شوق سے یہ کام کریں گے تو مکھی اور مچھر جو آپ کے گھروں میں پرورش پا چکا ہے جلد ختم ہو جائے گا آپ خود بھی اس پر عمل کریں اور اپنے دوستوں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء)

(جاری کردہ۔ کمیٹی برائے انسداد مکھی و مچھر ربوہ)

(ادا ریہ بقیہ صفحہ ۲)

وصف ہے جس کے نتیجہ میں جملہ دیگر نیک اعمال کی طرح دعائیں بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ تقویٰ کے اس عظیم الشان ثمرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (المائدہ آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اللہ صرف متقیوں کی قربانیاں اور دعائیں اور دیگر نیکیاں) قبول کیا کرتا ہے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ چونکہ روزے مومنوں کو تقویٰ کے بنیادی وصف سے متصف کر دکھاتے ہیں۔ اس لئے انہیں قربِ الٰہی اور قبولیتِ دعا کے انعاموں سے بطور خاص نوازا جاتا ہے۔

پھر یہی نہیں کہ مومنوں کو رمضان کے روزوں کے طفیل قربِ الٰہی کی نعمت عطا کی جاتی ہے بلکہ ان میں تقویٰ کا بنیادی وصف پیدا ہونے کے نتیجہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی دائمی معیت میسر آتی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ ان کے ہر ہر قدم میں ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دائمی معیت کے اس انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۹۵)

ترجمہ۔ اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقیوں کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے (یعنی ان سے کبھی الگ نہیں ہوتا۔)

پھر چونکہ رمضان کا مقدس مہینہ پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنے والوں کو تقویٰ کے بنیادی وصف سے متصف کر دکھاتا ہے اس لئے اس وصف کی ایک اور عظیم الشان برکت کے طور پر وہ انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ساتھ اس لئے ہوں کہ میں تمہارا دوست ہوں یعنی تمہارے اور میرے درمیان دوستی کا تعلق استوار ہو چکا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ رمضان کے روزوں کے طفیل حاصل ہونے والے تقویٰ کے بنیادی وصف کی اس عظیم الشان برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (الجاثیہ آیت ۲۰)

ترجمہ:۔ اور اللہ متقیوں کا دوست (بن جاتا) ہے۔

اور پھر متقیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یہ دوستی بہ تقاضۂ محبت ہوتی ہے اور وہ خود فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (التوبہ آیت ۷)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تقویٰ شعار مومنوں سے محبت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے قرب، دعاؤں کی قبولیت، دائمی معیت، دوستی اور محبت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے تقویٰ شعار مومنوں کو دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازتا چلا جاتا ہے اور وہ حقیقی فوز و فلاح سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اسی لئے اس نے مومنوں کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے انہیں فوز و فلاح سے ہمکنار ہونے کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۱۰۱)

ترجمہ۔ پس اے عقلمندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم (دینی و دنیوی کامیابیوں سے ہمکنار ہو کر) بامراد ہو جاؤ۔

تقویٰ کی عظیم الشان برکات میں سے ہم نے یہاں چند برکات کا ذکر کیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ تقویٰ کا اجر بہت ہی عظیم ہے۔ اور رمضان کی عظیم الشان برکتوں، رحمتوں اور فضلوں کا راز یہی ہے کہ یہ ماہ مبارک پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنے والوں کو تقویٰ کے بنیادی وصف سے متصف کر کے انہیں اس قابل بنا دیتا ہے کہ انہیں قربِ الٰہی میسر آجائے۔ اللہ تعالیٰ کی دائمی معیت سے وہ بہرہ ور ہوں، اس کی دوستی اور محبت سے وہ سرفراز کئے جائیں اور دنیا پر حقیقی فوز و فلاح انہیں نصیب ہو اور وہ صحیح معنوں میں عنداللہ فائز المرام ہوں۔

آج کل ہم پھر رمضان المبارک کے مقدس ایام میں سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس تعہد اور عزم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھیں اور دیگر عبادات بجا لائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے روزوں اور عبادات کو قبول کر کے ان کے لازمی ثمرہ کے طور پر ہم میں سے ہر ایک کو تقویٰ کے بنیادی وصف سے دائمی طور پر متصف کر دے اور ہم تقویٰ کے منازل طے کر کے اس اوجِ کمال پر جا پہنچیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے قرب اور دائمی معیت سے نواز کر ہمارا دوست بن جائے اور اپنی محبتِ خاص کا ہمیں مورد بنا کر پہلے سے بھی بڑھ کر دینی و دنیوی ترقیات سے ہمکنار کرتا چلا جائے اور ہم اس کی نگاہ میں فائز المرام قرار پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاص و وفا کا پتلا ایک جری اور نڈر انسان

رانا ناصر احمد خاں "بہادر شیر" مرحوم کا ذکر خیر

مسعود احمد دہلوی

افسر حفاظت رانا ناصر احمد خان المعروف "بہادر شیر" واقعی ایک جری، بہادر اور دلیر انسان تھے اور بہادری کیساتھ ساتھ بہت باہمت، حوصلہ مند اور بے خوف و نڈر ہونے میں شیر کہلانے کے بجا طور پر مستحق تھے۔ اور چونکہ "بہادر شیر" کا نام انہیں ان کے دل و جان سے عزیز آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیا تھا اس لئے وہ اسی نام سے پکارے جانے کو پسند کرتے تھے اور طبعاً سادہ مزاج ہونے کے باوجود اسی نام سے پکارے جانے پر ایک گونہ فخر محسوس کرتے تھے

یوں تو میں انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے عملہ حفاظت کے ایک مستعد رکن کی حیثیت سے عرصۂ دراز سے جانتا تھا، لیکن انہیں قریب سے دیکھنے، ان کی خوبیوں اور اوصاف کا مشاہدہ کرنے اور ان کے اندر کے انسان سے شناسا ہونے کا موقع ۱۹۸۰ء میں اُس طویل رفاقت کے دوران ملا جب انہیں اور مجھے حضور رحمہ اللہ کے سفر یورپ اور امریکہ و افریقہ کے وقت حضورؒ کے خدام کے طور پر حضورؒ کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ انہوں نے حضورؒ کے سفر کے آغاز میں ہی مجھے ایک بات ایسی کہی جس کے نتیجہ میں میں اُن کے اور وہ میرے زیادہ سے زیادہ قریب ہوتے چلے گئے۔ انہوں نے کہا "دہلوی صاحب میں انگریزی بالکل نہیں جانتا اردو کی تعلیم بھی واجبی سی ہے، میں پہلی دفعہ ملک سے باہر جا رہا ہوں اور وہ بھی حضور (رحمہ اللہ) ایسی عظیم المرتبت کے ساتھ۔ ہر ملک کے طور طریق اور آداب کے مطابق فرائض سرانجام دینے اور لوگوں سے ملنے ملانے اور اپنی حیثیت کے مطابق ان کے ساتھ پیش آنے میں آپ ہی میری مدد کریں گے اس لئے میرا خاص خیال رکھیں اور قدم قدم پر میری راہنمائی کرتے رہیں۔ جہاں بھی ممکن ہوا میں آپ ہی کیساتھ ٹھہرا کروں گا" چنانچہ لندن مشن میں وہ اور میں ایک ہی کمرے میں ٹھہرے۔ دوسرے ملکوں میں بھی ان کی کوشش ہوتی کہ زیادہ سے زیادہ میرے قریب رہیں اس طرح میرے اور ان کے درمیان قربت بڑھتی گئی۔ مجھے انہیں بہت ہی قریب سے دیکھنے اور ان کے دل میں جھانک کر ان کی شخصیت اور کردار کو جانچنے کا خوب خوب موقع ملا اور میں ان کے اوصاف کا گرویدہ ہوتا چلا گیا۔

اس میں شک نہیں انتہائی ذمہ داری فرض شناسی اور پوری مستعدی اور چوکسی سے ڈیوٹی دیتے اور فجر کے وقت سے لیکر رات گئے تک مسلسل جاری رہنے والی ڈیوٹی میں تھکنے کا نام نہ لینے کا وصف ان میں بدرجہ اتم پایا جاتا تھا لیکن اس سے بھی بڑھکر میں ان میں جس بات سے بیحد متاثر ہوا وہ اخلاص و وفا کا جذبۂ بے پناہ تھا جو بحمد اللہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ میرے نزدیک ان کے گرانڈیل، تندرست و توانا اور مضبوط جسم میں سر سے پاؤں تک سموئے ہوئے اس جذبہ کا نام ہی رانا ناصر احمد خان بہادر شیر تھا۔ ان کا تعلق ضلع ہوشیارپور کے ایک نہایت مخلص راجپوت گھرانے سے تھا۔ وہ محمد علی خانصاحب آف کاٹھ گڑھ کے اکلوتے فرزند تھے۔ اگرچہ وہ زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے تھے لیکن جماعتی غیرت اور اخلاص میں دوسروں سے پیچھے نہ تھے۔ جو بھی جماعتی کام ان کے سپرد ہوتا اخلاص سے سرانجام دیتے۔ ان کی وفات پر ان کے پھوپھی زاد بھائی مکرم عبدالحکیم خانصاحب نے بتایا کہ مرحوم شروع ہی سے بہت مخلص تھے۔ ربوہ میں آنے سے قبل وہ کئی سال تک چک ۲۰۵ ج کی مقامی جماعت میں سیکرٹری مال کے فرائض بہت اخلاص اور سرگرمی سے انجام دیتے رہے۔

ربوہ آکر تو ان کی گویا کایا ہی پلٹ گئی تھی۔ وہ سراپا اخلاص اور مجسم ایثار نظر آتے تھے۔ ڈیوٹی سے خواہ کتنی ہی تھکا دینے والی ہو وہ قطعاً نہ گھبراتے وہ مجھ سے اکثر کہا کرتے کہ میں اپنے دیہاتی ماحول اور انتہائی سادہ اور بے فکر طبیعت کی وجہ سے ذمہ داری کا پورا احساس نہ کرنے والا ایک آزاد منش انسان تھا۔ صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی سابق افسر حفاظت نے مجھے خلیفہ وقت کے عملہ حفاظت میں شامل کرا کے مجھ پر بے حد احسان کیا۔ خلیفہ وقت کی چوکھٹ پر اور قدموں میں آکر میری دنیا ہی بدل گئی۔ میرے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفقتوں سے اس قدر نوازا کہ میرا رواں رواں ہمیشہ زیر بار احسان رہے گا۔ جب حضورؒ کے پیار اور شفقتوں کا ذکر کرتے تو بے اختیار آبدیدہ ہو جاتے اور کہتے کہ یہ سلسلہ احمدیہ اور خلافت حقہ کے ساتھ وابستگی کی برکت ہے کہ مجھ ایسا ناکارہ انسان اپنی نالائقی اور بے مائیگی کے باوجود اس رتبہ کو پہنچا ہوا ہے۔ شکرگزاری کا مادہ اس قدر تھا کہ شروع ہی سے یہ عزم کر رکھا تھا کہ دونوں بیٹوں کی زندگیاں خدمتِ دین کیلئے وقف کر کے انہیں دینی تعلیم دلواؤں گا۔ چنانچہ دونوں بیٹوں عزیز طاہر احمد اور عزیز احمد ناصر شیر نے اپنے والد کے اس پاک جذبہ اور خواہش کے احترام میں میٹرک پاس کرنے کے بعد زندگی وقف کی اور جامعہ احمدیہ میں حصولِ تعلیم کیلئے داخلہ لیا۔ دونوں ہی بحمد اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔

ان کے صدق و صفا اور اخلاص و وفا کے ایک واقعہ نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ میں جب بھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں اس سے بے حد روحانی حظ اٹھاتا ہوں اور ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعاؤں میں محو ہو جاتا ہوں۔ یہ واقعہ ۱۹۸۰ء کے سفر افریقہ کے دوران گھانا میں پیش آیا جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ۲۴ اگست ۱۹۸۰ء کو ناٹیجریا کے دارالحکومت لیگوس سے بذریعہ ہوائی جہاز گھانا کے دارالحکومت اکرا پہنچے تو فضائی مستقر پر مشتاقانِ دید اور استقبال کرنیوالوں کا ازدحام اور ان کے جوش و خروش کی سیماب وار کیفیت اور مسرت و شادمانی کے متلاطم نظارہ سے بہادر شیر مرحوم بے حد متاثر ہوئے۔ خود ان کی اپنی خوشی کا عالم کچھ کم قابل دید نہ تھا۔ گھانا کے صدر مملکت کے اصرار پر سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں حضور کا قیام، بلا تفریق و امتیاز اہل گھانا کا سڑکوں کے دونوں جانب بہت بڑی تعداد میں جمع ہو ہو کر اور خوشی کے نعرے لگا لگا کر اور بے اختیار ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کو خوش آمدید کہنا، اکرا، کوکوفو اسوکورے، سوہیڈرو اور کماسی کے عظیم الشان اجتماعات میں علاقائی چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس کا شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہونا اور استقبالیہ ایڈریس پیش کرنا ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام پر اپنے جذباتِ تشکر کا اظہار کرنا اور نئے ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام کی درخواستیں پیش کرنا پھر مختلف علاقوں میں عالیشان مساجد ہسپتالوں اور سکولوں کے معائنوں کے دوران علاقہ علاقہ کی تمام آبادی کی طرف سے والہانہ استقبال ہونا اور علی الخصوص کماسی میں احمدیہ مشن ہاؤس کے سامنے ہزاروں ہزار مشتاقانِ دید کے جمع ہو جانے کی وجہ سے سڑکوں پر ٹریفک کا جام ہو جانا اور پُرجوش نعروں کے دوران ہزاروں کے مجمع کے پُرزور اصرار پر حضور کا بار بار بالکونی میں تشریف لا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دینا اور مجمع کا عجیب وارفتگی کے عالم میں اُچھل اُچھل کر خوشی کا اظہار کرنا، اور سچ یہ ہے کہ ان ایام میں پورے ملک میں جشن کا سماں نظر آتا۔ یہ سب نظارے ایسے دلکش اور اثر انگیز تھے کہ انہوں نے برادرم بہادر شیر مرحوم کو یکسر از خود رفتہ بنا دیا۔ انہوں نے ایسے عجیب و غریب اور والہانہ انداز میں مجھ سے اپنے دلی تاثر کا اظہار کیا کہ اس تاثر کے بے ساختہ اظہار نے مجھے خود ایک اور ہی عالم میں پہنچا دیا۔ دورۂ گھانا کے اختتام پر انہوں نے مجھے مخاطب کر کے کہا "مسعود صاحب! اب مزید جینے کی تمنا نہیں رہی" میں نے متعجب ہو کر ان کی طرف دیکھا تو بولے

"لوگوں سے گالیاں سُن سُن کر دعائیں دینے میں عمر گذر رہی تھی۔ میں دعا کیا کرتا تھا مولیٰ تیرے وعدے برحق ہیں وہ ضرور پورے ہوں گے حقیقی اسلام کو دنیا میں غلبہ ضرور ملے گا۔ لیکن میرے مولا! مجھے میری زندگی میں یہ غلبہ دیکھنا نصیب کر۔ قربان جاؤ اپنے مولیٰ کے اس نے گھانا میں مجھے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا غلبہ دکھا کر میری تمنا پوری کر دی۔ اب مزید جینے کی خواہش نہیں۔ جب چاہے مولیٰ مجھے اپنے پاس بلا لے میں اس کے حضور حاضر ہونے کو ہر دم تیار ہوں میں تو سمجھتا تھا کہ حق پر ڈٹے رہنے کی پاداش میں زمانہ سے گالیاں سنتے سنتے میں اس جہان سے رخصت ہو جاؤں گا لیکن خدا نے تو مجھے میری زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں رجوع خلائق کا نظارہ دکھا دیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے یہ نظارے دیکھے کہ گھانا کی پوری آبادی حضور کے انتظار میں دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے حضور کو دعائیں دے رہی ہے۔ جس طرف بھی حضور کا گذر ہوتا ہے مرد عورتیں اور بچے حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے اُمڈے چلے آتے ہیں اور عجیب والہانہ انداز میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ رجوع خلائق کے ان پُرکیف نظاروں پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے"

اس کے بعد بہادر شیر مرحوم ۲۲ سال اور زندہ رہے اور آخر دم تک ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے یکدم داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ جو کہا تھا انہوں نے خدائی تقدیر نے ثابت کر دکھایا اس کا ایک ایک لفظ صداقت پر مبنی تھا۔ صادق القول صدق کے امتحان میں پورا اترا اور اپنے صدق و صفا اور اخلاص و وفا کی زندہ جاوید یادگار اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۹۸۲ء کے تاریخ ساز دورہ یورپ میں بھی وہ حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ تھے۔ اس سفر کے دوران جب میں نے انہیں ۱۹۸۰ء کے دورۂ گھانا کا ذکر کر کے ان کا بے لاگ تاثر یاد دلایا تو کہنے لگے یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے خلافت رابعہ کا بابرکت دور بھی دیکھنا نصیب کیا اس دور کی ابتدا ہی سپین میں مسجد بشارت کے افتتاح سے ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس دور میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو عظیم الشان فتوحات عطا کرے گا اور اسلام چار دانگ عالم میں پھیلتا چلا جائے گا۔ دیکھنے والے دیکھیں گے اور خوش ہوں گے۔ میری تمنا تو میرے مولیٰ نے ۱۹۸۰ء کے دورۂ افریقہ کے وقت گھانا میں پوری کر دی تھی اگر میں ابھی تک زندہ ہوں تو یہ میرے مولیٰ کا کرم ہے۔ وہ چاہے گا تو مجھے بھی فتوحاتِ عظیمہ کے نظارے دکھا دے گا اور اگر اُسکی مرضی یہ ہو کہ اپنے پاس بلا لے تو بلانے والا سب سے پیارا ہے اور یہ دل اسی پہ جان فدا کرنے کو ہر دم تیار ہے۔

صدق و صفا اور اخلاص و وفا کا یہ پُتلا، خلافت احمدیہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ مخلص و فدائی خادم ۲۲ مارچ ۱۹۸۳ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور جا حاضر ہوا اور جو اُس نے زبان سے کہا تھا اسے عمل سے پورا کر دکھایا یعنی یہ کہ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ اُس کے حضور حاضر ہونے والے اس خادمِ وفا شعار کے صدق و صفا اور اخلاص و وفا کا بہترین اجر عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اسے خاص مقامِ قرب سے نوازے اور اس کے دونوں واقفین زندگی فرزندوں، بیٹیوں اور اہلیہ محترمہ نیز دیگر عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا کر کے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو صدق و صفا اور اخلاص و وفا کی جو درخشندہ مثال جانیوالے نے قائم کی اللہ تعالیٰ اس کے شاندار نمونے اپنی زندگیوں میں پیش کرنے کی پسماندگان کو بھی توفیق بخشے اور انہیں اپنے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے

آمین

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ میں اضافہ

مرکز کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ اپنے مضامین کی بہتری کے علاوہ اپنی ظاہری شکل و صورت یعنی کتابت طباعت اور کاغذ کے لحاظ سے بھی اپنے اعلیٰ معیار پر قائم رہے۔ پہلے اس کی طباعت لیتھو پر ہوتی تھی جسے دو تین سال قبل ختم کر کے اس کی طباعت ونڈ اٹیک پر کروا دی گئی جس کی وجہ سے اخراجات میں یک لخت اضافہ ہو گیا مگر اس وقت مجلس نے اس کی شرح چندہ میں اضافہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔

طباعت کی تبدیلی نیز ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے اخراجات کی یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ فی رسالہ اخراجات اصل آمد سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ لہٰذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ یکم وفا / جولائی ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء سے پندرہ روپے کی بجائے بیس روپے کر دی جائے احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

جو دوست یکم جولائی ۱۹۸۳ء سے قبل ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول فرمائیں گے ان سے حسب سابق سالانہ چندہ صرف پندرہ روپے وصول کیا جائے گا۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

● پانچ جون ۸۳ء کو میری پھوپھی محترمہ زینب خاتون صاحبہ زوجہ مکرم محمد شریف خان صاحب بعمر ۶۲ سال میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھیں ان کا اپریشن ہوا جو کامیاب نہ ہو سکا۔ اسی دن جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے بعد نماز عشاء مسجد مہدی گولبازار کے قریب میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی غلام نبی صاحب سابق مبلغ افریقہ نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا کرے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

(محمد ہارون خان ابن مکرم مولوی نذر احمد خان صاحب سابق کارکن نظارت امور عامہ ربوہ)

● محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ فخر الدین صاحب ریٹائرڈ مجسٹریٹ سکھر سندھ جو عرصہ دو سال سے بعارضہ فالج بیمار چلی آ رہی تھیں مورخہ ۳ جون ۱۹۸۳ء گیارہ بجے وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحومہ صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ایس پی (دیکھئے۔ از اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ اپر سندھ کی بہو تھیں۔

مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا مورخہ ۴ جون کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مکرم راجہ صاحب اور ان کے بچوں سے تعزیت فرمائی مرحومہ موصیہ تھیں۔

بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ اور مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے دعا کرائی۔ مرحومہ غریبوں کی ہمدرد اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ احباب دعا کریں کہ مولا کریم مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مکرم راجہ صاحب بیمار رہتے ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(سید احمد علی شاہ نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

● خاکسار کی خوشدامن محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلوپوری چند دن بیمار رہنے کے بعد ۱۲/۶/۸۳ کو صبح ۴ بجے بعمر ۶۵ سال قضائے الٰہی سے وفات پا گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحومہ احمدیت کی شیدائی تھیں۔ تہجد گزار تھیں مرحومہ موصیہ تھیں اسی روز بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے قبر کی تیاری کے بعد دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ۴ بیٹے اور ۳ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ آمین

(ملک نسیم احمد ناظم خدمتِ خلق۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے چھوٹے بیٹے عزیزم ڈاکٹر سلیم احمد طاہر ایم ڈی اور میری بہو عزیزہ ڈاکٹر کشور آرا طاہر ایم ڈی کو ۵ جون ۱۹۸۳ء کو ڈیٹرائیٹ (امریکہ) میں پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود برادرم چوہدری نذیر احمد صاحب حال پروفیسر کیمسٹری گورنمنٹ کالج UCHELLI (نائیجیریا) کا نواسہ ہے احباب دعا کریں کہ وہ عزیز نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین اور اسلام اور احمدیت کے لئے ایک مبارک اور نافع وجود بنائے۔ آمین ثم آمین

(عبدالرؤف وائس پرنسپل (ریٹائرڈ) پوسٹل ٹریننگ سنٹر لاہور حال بیت الرؤف فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

قراردادِ تعزیت

ہمارا یہ اجلاس مکرم عبدالحکیم صاحب ابڑو صدر جماعت احمدیہ وارہ و ناظم انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کی دردناک شہادت پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

مرحوم بڑے متقی، پرہیزگار اور صبر و استقلال والے تھے، صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور اپنی اولاد کو بھی ہر وقت یہی تعلیم دیتے رہے تبلیغ کا بے انتہا شوق تھا اور ہر وقت پیغام حق پہنچاتے رہے باوجود شدید مخالفت کے وہ اس نیک کام اور داعی الی اللہ ہونے سے کبھی بھی پیچھے نہ ہوئے۔

ہم صدران لجنات اماء اللہ اس دردناک شہادت پر شہید کی بیوہ محترمہ سکینہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ وارہ جو کہ خود اس واقعہ میں شدید زخمی ہیں اور ان کی تمام اولاد سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں اور ہم ان کے اس عظیم غم میں برابر کی شریک ہیں نیز خدا تعالیٰ سے دعا کرتی ہیں کہ وہ اپنے خاص فضل سے شہید کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس کی زخمی بیوہ کو جلد صحت عطا فرمائے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔

(ہم ہیں غمزدہ صدران لجنہ اماء اللہ ضلع لاڑکانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر مخلصانہ لبیک

دورہ وکیل المال اوّل کے ایام میں حاصل ہونے والے وعدہ جات تحریک جدید

(وکیل المال (اوّل) تحریک جدید۔ ربوہ)

ڈاکٹر کیپٹن سراجدین صاحب مرحوم منجانب سلیم احمد پسر خود سیالکوٹ چھاؤنی -/۵۰۰۰ روپے صوبیدار دین محمد صاحب بھٹی چھاؤنی سیالکوٹ -/۱۲۰۰ روپے خاں مقبول احمد خانصاحب بستان افغاناں ضلع سیالکوٹ -/۱۱۰۰ روپے ملک محمد اکرم صاحب گوجرانوالہ شہر -/۱۰۰۰ روپے لیڈی ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ گوجرانوالہ شہر -/۱۰۰۰ روپے عبدالمنان صاحب ولد ڈاکٹر عبدالقادر صاحب گوجرانوالہ شہر -/۱۷۰۰ روپے ملک محمد اصغر صاحب گوجرانوالہ شہر -/۱۰۰۰ روپے چوہدری جمیل احمد ولد غلام احمد صاحب گکھڑ ضلع گوجرانوالہ -/۱۰۰۰ روپے ملک منظور احمد صاحب سیمنٹ ایجنسی گوجرانوالہ -/۱۰۰۰ روپے ملک ریاض احمد صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ -/۱۰۰۰ روپے ملک اعجاز احمد وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ -/۱۰۰۰ روپے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈھونیکی ضلع گوجرانوالہ -/۱۰۰۰ روپے میاں غلام احمد صاحب میاں اینڈ کمپنی وزیر آباد -/۱۰۰۰ روپے میاں مبشر احمد صاحب اینڈ کمپنی وزیر آباد -/۱۰۰۰ روپے چوہدری گلزار احمد صاحب اینڈ کمپنی وزیر آباد -/۱۰۰۰ روپے ملک مظفر احمد صاحب سیمنٹ ایجنسی وزیر آباد -/۱۰۰۰ روپے خاں محمد اسلم خانصاحب ۵/۶ صدر جماعت احمدیہ سمبڑیال -/۱۰۰۰ روپے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ایم بی بی ایس نارووال -/۱۰۰۰ روپے چوہدری محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ مالو کے بھگت سیالکوٹ -/۱۰۰۰ روپے چوہدری بشیر احمد صاحب حفیظ مالو کے بھگت سیالکوٹ -/۱۰۰۰ روپے چوہدری مبشر احمد صاحب باجوہ کھوکھر والی ضلع سیالکوٹ -/۱۰۰۰ روپے چوہدری محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ منجانب میاں محمد حسین صاحب والا مرحوم ڈسکہ -/۶۱۶ روپے بابو عبداللطیف صاحب گوجرانوالہ -/۵۰۰ روپے عبدالمالک ولد عبدالماجد صاحب گوجرانوالہ -/۵۰۰ روپے میر محمد امجد صاحب گوجرانوالہ -/۵۰۰ روپے اسعد محمود گوندل صاحب گوجرانوالہ -/۵۰۰ روپے میاں ناصر احمد صاحب میاں اینڈ کمپنی وزیر آباد -/۵۰۰ روپے میاں انور احمد صاحب میاں اینڈ کمپنی وزیر آباد -/۵۰۰ روپے ماسٹر عنایت اللہ صاحب وزیر آباد گوجرانوالہ -/۵۳۰ روپے چوہدری محمد شریف صاحب قادیانی وزیر آباد گوجرانوالہ -/۵۰۰ روپے خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے ملک صلاح الدین صاحب ولد ملک امام الدین صاحب سمبڑیال -/۵۰۰ روپے صوبیدار میجر محمد عبداللہ خاں صاحب پنشنر چیچی ڈسکہ -/۵۰۰ روپے حاجی مرزا نصیر احمد صاحب ڈسکہ -/۵۰۰ روپے چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم ولد از چوہدری بشیر احمد صاحب ڈسکہ -/۵۰۰ روپے چوہدری بشیر احمد کوٹھی موراں والی ڈسکہ -/۵۰۰ روپے چوہدری شریف احمد صاحب کوٹھی موراں والی ڈسکہ -/۵۰۰ روپے محمودہ اظہر صاحبہ چھاؤنی سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے بشیر احمد ولد بڈھے خاں صاحب مالو کے تلے ضلع سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے چوہدری سکندر خاں صاحب بھوڈی ملیاں ضلع سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے چوہدری بشیر احمد صاحب امیر حلقہ داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے طاہر احمد ولد بابو غلام نبی صاحب پوسٹ ماسٹر سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے میاں اعجاز احمد ولد محمد زکریا صاحب چونڈہ سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے میاں مولا بخش ولد محمد عبداللہ صاحب بڑے چونڈہ سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے رسالدار محمد شریف صاحب مانگا ضلع سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ چونڈہ سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے صوفی محمد اسماعیل صاحب صدر جماعت احمدیہ چونڈہ سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے چوہدری افتخار احمد صاحب ملہی تائڈ ضلع گوجرانوالہ -/۵۰۰ روپے ناصر احمد صاحب پال سیالکوٹ -/۵۰۰ روپے۔

ماہنامہ "خالد" ماہ جون ۱۹۸۳ء

کی چند جھلکیاں

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ "خالد" ماہ جون ۱۹۸۳ء کا شمارہ شائع ہو چکا ہے۔ جو چند روز میں خریداران کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔ اس شمارہ کی چند جھلکیاں درج ذیل ہیں:۔

- **تحفۃ الصیام:** رمضان المبارک کی اہمیت۔ فضائل و برکات اور تاثیرات پر مشتمل مکرم برادرم منیر احمد صاحب جاوید استاذ الجامعہ کا تفصیلی مضمون۔
- **رمضان المبارک** کے مسائل و آداب پر مشتمل مکرم برادرم عبدالماجد صاحب طاہر استاذ الجامعہ کا مفید مضمون۔

اور بہت کچھ!

احباب کی خدمت میں درخواست ہے، کہ رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر اس شمارہ کو حاصل کر کے استفادہ فرمائیں!

قیمت فی پرچہ۔ دو روپے صرف۔

(منیجر "خالد" ربوہ)

درخواست دعا

- میری والدہ کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہیں اور جناح ہسپتال میں داخل ہیں بیماری تشویشناک ہے احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(سید فضل احمد۔ نارتھ ناظم آباد۔ کراچی)

- میرے بڑے بھائی چوہدری ناصر احمد صاحب زراعت آفیسر مظفر گڑھ کی چند دنوں سے آنکھیں خراب ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(چوہدری بشارت احمد محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ان ٹھیکیداروں سے ٹینڈر مطلوب ہیں جنہوں نے سال رواں ۸۳-۸۲ء کی اندراج تجدید فیس جمع کروا دی ہے۔ ٹینڈر مورخہ ۲۱/۶/۸۳ کو بوقت ساڑھے بارہ بجے دوپہر وصول کئے جائیں گے اور اسی دن وقت مقررہ پر ٹھیکیداروں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹینڈر فارم بعوض مقررہ فیس (ناقابل واپسی) مورخہ ۲۰/۶/۸۳ کو ہیڈ کلرک سے لئے جا سکتے ہیں زرضمانت صرف بصورت چالان خزانہ یا ڈیپازٹ کال قابل قبول ہوگی۔ کام کی نوعیت و دیگر شرائط صرف دفتری اوقات میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں زیر دستخطی بغیر وجہ بتلائے کوئی یا تمام ٹینڈر مسترد کرنے کا مجاز ہے۔

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زرضمانت	معیاد
۱۔	تعمیر سڑک از مظفر پور شمالی تا نانگتی تا چھدرو روڈ میل۔ تا ۱۰ ضلع میانوالی (گروپ ۲ میل۔ تا ۴۶۵۰)	۱۷۰۰۰۰/- روپے	۳۴۰۰۰/- روپے	۸ ماہ
۲۔	تعمیر سڑک از ماڑی انڈس تا ڈھوک خمیسہ (گروپ ۲ میل ۰ تا ۳۶۵۰) ضلع میانوالی۔	۱۶۰۰۰۰/- روپے	۳۲۰۰۰/- روپے	۸ ماہ

ایگزیکٹو انجینئر
مائی وے ڈویژن میانوالی

E.P.L.-4403

ربوہ میں سستے جدید مضبوط مکان

اور نقشہ جات

بنانے کے لیے ہم نے لاہور کے علاوہ ربوہ میں بھی حیات انجینئرز اینڈ آرکیٹکٹ کے نام سے اپنا دفتر کھولا ہے۔ تعمیر اور نقشہ کے بارے میں ہر قسم کا مشورہ اور خدمات حاضر ہیں سالہا سال کا تجربہ اور تسلی بخش انتظام۔

محمود احمد ملک۔ آرکیٹکٹ سول انجینئر۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
متصل زینت سوئی گیس واٹر سپلائی اینڈ سینٹری ورکس ریلوے روڈ ربوہ

۳۰ جون کو ایک بجے دوپہر سے قبل چندہ جات کی جملہ رقوم ربوہ میں داخل خزانہ ہو جانی چاہئیں

ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلسِ صحت کے زیرِ اہتمام آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد

منتخب کھلاڑیوں کے درمیان نمائشی میچ حضور ایدہ اللہ نے بھی ملاحظہ فرمایا

مجلس صحت ربوہ کے زیر اہتمام آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ ۸ سے ۱۰ جون تک گراؤنڈز جامعہ احمدیہ میں منعقد ہوا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح فٹ بال کے پرانے کھلاڑی اور سابق مبلغ سلسلہ محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی نے ۸ جون کو فرمایا۔ ٹورنامنٹ کے آغاز سے قبل بلاکس کے درمیان مقابلے کروا کے دو بلاکس کی متحدہ ٹیمیں بنائی گئی تھیں چنانچہ دو بلاکس کے کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیموں کے مقابلے کروائے گئے افتتاحی میچ رحمت بلاکس حمزہ کلب LEOPARDS بمقابلہ نصریمن بلاکس خالد بلاکس PANTHERS ہوا جو کہ ثانی الذکر نے دو گول سے جیت لیا۔ دوسرا میچ صدر بلاک حیدر کلب LIONS بمقابلہ علوم برکات بلاکس طارق کلب TIGERS ہوا جو مؤخر الذکر نے ۵ گول سے جیت لیا۔ فائنل مقابلہ علوم برکات بلاکس طارق کلب TIGERS بمقابلہ نصریمن بلاکس خالد کلب PANTHERS ہوا۔ یہ مقابلہ بڑا سخت تھا دونوں میں سے کوئی ٹیم گول نہ کر سکی۔ فائنل مقابلے کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب صدر اتھلیٹکس مجلس صحت تھے۔

اس ٹورنامنٹ کے نتیجے میں ۳۲ کھلاڑی منتخب کئے گئے جن کی مزید ٹریننگ کیلئے ایک کوچنگ کیمپ لگایا جائے گا۔

اس ٹورنامنٹ کے انتظامات کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی جس کے نگران فٹ بال مجلس صحت کے صدر محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید تھے۔ کمیٹی کے صدر مکرم حبیب اللہ صاحب احمدی صدر فٹ بال مجلس صحت ربوہ، سیکرٹری مکرم لئیق احمد عابد صاحب اور منتظم نظم وضبط رانا عبدالغفور صاحب تھے۔ ٹورنامنٹ کے ریفریوں میں مکرم محمد سلیمان، مکرم رانا عبدالغفور صاحب اور مکرم عبدالستار رؤف انڈونیشین تھے۔

نمائشی میچ :-

مورخہ ۱۱ جون کو شام چھ بجے جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈز میں فٹ بال کے منتخب کھلاڑیوں کے درمیان ایک نمائشی میچ کھیلا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ شفقت میچ ملاحظہ فرمایا میچ قریباً سوا چھ بجے شروع ہوا ہاف ٹائم سے تھوڑی دیر قبل حضور ایدہ اللہ تشریف لائے۔ مکرم اللہ بخش صاحب صادق صدر مجلس صحت مرکزیہ اور محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب صدر فٹبال مجلس صحت نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ہاف ٹائم کے دوران حضور کا تعارف دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں سے کروایا گیا۔ حضور نے کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ عطا کیا اور ان کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔ نمائشی میچ علوم برکات صدر بلاکس بمقابلہ نصریمن رحمت بلاکس منعقد ہوا۔ علوم برکات صدر بلاکس کی ٹیم نے یہ میچ ایک کے مقابلے میں دو گولوں سے جیت لیا۔ میچ کے بعد حضور ایدہ اللہ واپس تشریف لے گئے۔

بچوں میں

اسہال

عام زبان میں اس بیماری کو بچوں کو ٹٹیاں لگنا کہتے ہیں۔ ہر سال ۸۰ لاکھ بچے اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں اور ۶۰ ہزار بچے اس مہلک بیماری سے مر جاتے ہیں۔

جب بچے جراثیم آلود دودھ پیتے ہیں یا مکھیوں سے غیر محفوظ غذا کھاتے ہیں تو وہ اسہال میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس بیماری کو آسانی سے روکا جا سکتا ہے

ماؤں کو چاہیئے کہ بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے اپنی چھاتیوں کو دھو لیں۔ اگر بچہ ماں کا دودھ نہیں پیتا تو بازاری دودھ پلانے سے قبل بوتل اور نپل کو اچھی طرح گرم پانی سے صاف کر لیں اور مکھیوں سے بچا کر رکھیں۔

اگر بچہ اسہال میں مبتلا ہو جائے تو نمکول کا محلول اسکو باقاعدگی سے بار بار پلایئے۔ اس کے پینے سے بچہ نڈھال نہیں ہوتا اور موت کے منہ میں جانے سے بچ جاتا ہے

نمکول تیار کرنے کے لیے کسی صاف برتن میں ایک کلو پانی لیں۔ نمکول کے پوڈر کا پیکٹ اس میں اچھی طرح حل کر لیں اور محلول کو ڈھانپ کر رکھیں۔

محلول میں کسی اور شے کا اضافہ نہ کریں۔ مثلاً چینی، نمک، گلوکوز، شربت، دودھ، سوئف پھلوں کا رس اور دہی وغیرہ۔ محلول بنانے کے بعد اسے گرم نہ کریں۔ جب تک بچے کو دست آتے رہیں، آدھ سے ایک کلو تک محلول روزانہ پلاتی رہیں۔

بیماری کے دوران بچے کی غذا ہرگز بند نہ کریں۔ دودھ کو پتلا کر کے یعنی جتنا دودھ ہو اتنا ہی پانی ملا کر بچے کو دیں اور ساتھ نمکیاتی محلول بھی پلاتی رہیں۔

محکمہ صحت پنجاب

قرارداد تعزیت

ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترمہ جنت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب صدر جماعت احمدیہ 366 ج.ب ضلع ملتان کی وفات پر جملہ لواحقین کی خدمت میں تعزیت کرتے ہیں اور ان کے دکھ میں شریک ہیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہت نیک۔ خلافت سے وابستگی رکھنے والی صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ دعا گو۔ بیحد شفیق۔ مہمان نواز اور دوسروں کے دکھ درد میں کام آنے والی خاتون تھیں۔ آپ کا تعلق موضع غوث گڑھ ریاست پٹیالہ سے تھا۔ بچپن سے ہی ان کو حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کی تربیت نصیب ہوئی۔ انہی سے قرآن کریم پڑھا اور بعد میں کئی ایک بچوں کو آپ نے قرآن مجید سکھایا اولاد کی تربیت میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ اپنے خاوند مکرم عبدالرحمان صاحب کے ساتھ مل کر اپنی اولاد کو دین کی خدمت پر کمربستہ ہونے کے لئے کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ محبت۔ پیار کرنے والی اور بچوں کو ہمیشہ نیک کاموں کی طرف تلقین کرنے والی خاتون تھیں۔

آپ نے اپنے بیٹے چوہدری انور حسن صاحب کی پیدائش سے قبل ہی خدمتِ دین کے لئے وقف کرنے کا ارادہ کیا۔ چوہدری انور حسن واقف زندگی تقریباً چودہ سال کا عرصہ پاکستان سے باہر رہے اور اب بطور نائب وکیل التصنیف تحریک جدید کام کر رہے ہیں۔ اس طرح چوہدری سلطان احمد صاحب اور چوہدری انوار الحسن صاحب بھی سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش ہیں۔

عسر و یسر میں آپ نے سلسلہ کے لئے ہمیشہ قربانی کی۔ ۱۹۴۷ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو ان پرآشوب حالات میں قربانی کی تحریک فرمائی تو آپ نے اپنا سارا زیور سلسلہ کی نذر کر دیا۔ آپ نے چار بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جو سلسلہ کی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو ان کی خوبیوں سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین

(ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بقیہ :- قرارداد

فجی کو ان کی وفات پر گہرا صدمہ ہوا ہر جماعت میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی جو عظیم صفات کے مالک اور فجی کے ایک کامیاب مبلغ تھے۔ قربانیوں کو قبول فرمائے اور انہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے"

اس موقعہ پر جماعتہائے احمدیہ فجی اور امیر و انچارج مبلغ نے مولانا مرحوم کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا بھی اظہار کیا۔ اللّٰھم اغفرہ وارفع درجاتہ فی علیین۔ (وکالت تبشیر۔ ربوہ)